سوال

(06) مجلسِ میلاد کا شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجلسِ میلاد کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مجلسِ میلاد کرنا جائز نہیں ہے، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خود اس مجلس کو کبھی کیا اور نہ امت کو اس کے کرنے کی کبھی ہدایت فرمائی اور نہ یہی ہوا کہ آپ کے عہدِ مبارک میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے کیا اور آپ نے اس کو بحال رکھا، پھر اس مجلس کے جواز کی کیا صورت ہے؟ ہاں اگر آپ کے بعد کوئی اور نبی آیا ہوتا اور اس نے اس

مجلسِ میلاد کو جائز بتایا ہوتا تو البتہ اس کے جواز کی گنجایش تھی، لیکن نبوت کو تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا، نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب تک کوئی نبی آیا اور نہ آیندہ کبھی آ سکتا ہے تو پھر اس مجلس کا کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟

ہدایہ میں ہے کہ طلوعِ فجر کے بعد سنتِ فجر سے زیادہ کوئی اور نفلی نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اس کی وجہ یہی بتائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود نماز پر حریص ہونے کے اس سے زیادہ اور کوئی نفلی نماز نہیں پڑھی:

"ویکرہ أن یتنفل بعد طلوع الفجر بأکثر من رکعتی الفجر، لأنه علیه السلام لم یزد علیهما مع حرصه علی الصلاة" (ہدایة: ۱/ ۸۲)

نیز ہدایہ میں ہے کہ عیدگاہ میں جا کر قبل نمازِ عید کے کوئی نفلی نماز نہ پڑھے اور اس کی وجہ بھی یہی بتائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود نماز پر حریص ہونے کے عیدگاہ میں قبل نمازِ عید کے کوئی نفل نماز نہیں پڑھی:

"ولا یتنفل في المصلیٰ قبل صلاة العید، لأن النبي صلی اللہ علیه وسلم لم یفعل ذلک مع حرصه علی الصلاة" (ہدایة: ۱/ ۱۵۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:45

محدث فتویٰ